JIBAS (The International Journal of Islamic Business, Administration and Social Sciences) (Quarterly) Trilingual (Arabic, English, Urdu)
ISSN: APPLIED FOR (P) & (E)
Home Page: http://jibas.org
Approved by HEC in Y Category
Indexing IRI (AIOU), Australian Islamic Library, Euro pub.
PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY
Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,** Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.
Website: www.habibia.edu.pk,
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

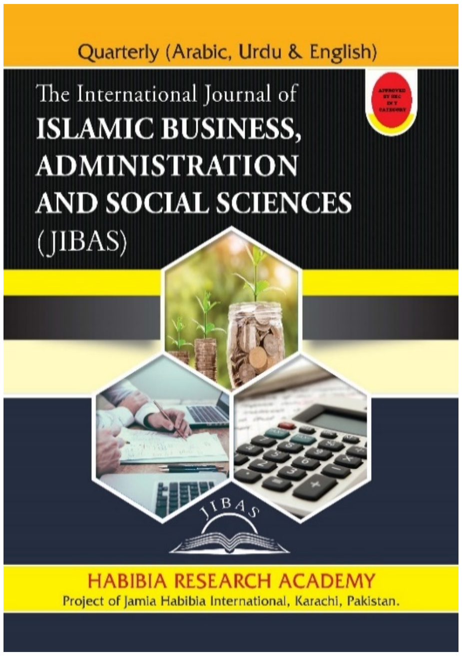

TOPIC:

A CULTURAL STUDY OF ARABIC INFLUENCE ON EUROPEAN LANGUAGES

عربی زبان کے یورپی زبانوں پر اثرات کا تہذیبی مطالعہ

AUTHORS:

1. *Dr.Maria Ashraf Dogar, Lecturer, Department of Qur'anic Studies, the Islamia University of Bahawalpur, Email ID: marwa5509070@gmail.com Orcid ID: https://orcid.org/0000-0002-8024-7067*
2. *Muhammad Irfan, PHD Scholar institute of Islamic studies, University of the Punjab, Lahore, Email ID: irfannadeem313@yahoo.com Orcid ID: https://orcid.org/0000-0002-5405-4739*
3. *Dr.Khalida Siddique, Lecturer Women University, Multan, Email ID: drkhalidasiddique@gmail.com Orcid ID: https://orcid.org/0000-0002-8849-9576*

How to Cite: *Dogar, Maria Ashraf, Muhammad Irfan, and Khalida Siddique. 2022. "CULTURAL STUDY OF ARABIC INFLUENCE ON EUROPEAN LANGUAGES: عربی زبان کے یورپی زبانوں پر اثرات کا تہذیبی مطالعہ". International Journal of Islamic Business, Administration and Social Sciences (JIBAS) 2 (3):41-54.*
URL: http://www.jibas.org/index.php/jibas/article/view/85.

Vol. 2, No.3 || July –September 2022 || P. 41-54
Published online: 2022-09-30

QR. Code

A CULTURAL STUDY OF ARABIC INFLUENCE ON EUROPEAN LANGUAGES

عربی زبان کے یورپی زبانوں پر اثرات کا تہذیبی مطالعہ

Maria Ashraf Dogar, Muhammad Irfan, Khalida Siddique,

ABSTRACT:

Nowadays, English is considered the language of science and arts in the world. But it gained this status a few centuries ago. The fact is that whether it is English, Latin, or French, these three languages have been influenced by Arabic. In the tenth century AD, Arabic sciences and arts were first translated into Latin. Later, Latin evolved into French, English, and other European languages, and thus many words and terms of Arabic sciences and arts were transferred to these languages. The Arabic language also directly influenced these European languages. In this article, we have examined the influence of Arabic on European languages including Latin, French, Spanish, Italian, and German. Arabic had a direct impact on all these European languages and many words and terms of Arabic became a permanent part of these languages. Even today, there are a large number of words and terms of Arabic origin in these languages which have been clarified by Arab and European researchers.

Keywords: *Arabic, European languages, influence, translation movement, sciences and arts.*

لاطینی زبان، ایک تعارف: لاطینی زبان کا تعلق انڈویورپین خاندان (The Indo-European Family) سے ہے اور یہ زبانوں کا ایک بہت بڑا خاندان ہے۔ دنیا میں اس وقت ہزاروں زبانیں بولی جاتی ہیں اور ماہرین لسانیات نے انہیں مختلف خاندانوں میں تقسیم کیا ہے۔ انہی میں سے ایک انڈویورپین خاندان ہے۔ زبانوں کے اس خاندان کی شروعات اس طرح ہوئی کہ ہزاروں سال قبل ہندوستان میں بسنے والی ایک قوم ایشیا کے راستے یورپ میں داخل ہوئی اور یورپ کے مختلف حصوں سے ہوتی ہوئی اٹلی میں جا بسی۔ یہ لوگ یہاں مستقل رہائش پذیر ہوگئے اور انہیں سے آگے چل کر انڈویورپین زبانوں کا خاندان وجود میں آیا۔[1]

بعد میں اس خاندان سے پانچ ذیلی خاندان وجود میں آئے جن میں انڈک (Indic) ہیلینک (Hellenic) اٹالک (Italic) سیلٹک (Celtic) اور جرمینک (Germanic) شامل ہیں۔ لاطینی کا تعلق ان میں سے اٹالک (Italic) گروہ سے ہے۔ پہلے اس سے لاطینی زبان وجود میں آئی پھر لاطینی سے کئی دیگر زبانوں اطالوی، فرنچ، پرتگالی، رومینین اور ہسپانوی نے جنم لیا۔ جغرافیائی اعتبار سے اس زبان پر مشتمل اکثر ممالک یورپ میں ہی واقع ہیں۔[2]

اٹالک گروہ کے موجد ہندوستانی مہاجرین اٹلی میں دریائے ٹبر کے گرد آباد ہوئے تھے۔ شروع میں لاطینی زبان دریائے ٹبر کے گرد آباد چند مقامی قبائل کی زبان کہلاتی تھی۔ لیکن بتدریج یہ اطراف کے علاقوں میں پھیلتی گئے۔ بعد میں جب رومی سلطنت قائم ہوئی تو اسے روم کی سرکاری زبان کا درجہ مل گیا اور یہیں سے لاطینی کے عروج کا زمانہ شروع ہوا۔ رومی سلطنت میں تمام تعلیمی و انتظامی سرگرمیاں لاطینی زبان میں سرانجام دی جاتی تھیں اور کچھ ہی عرصے بعد لاطینی کو سرکاری زبان ڈکلیئر کر دیا گیا۔

رومی سلطنت کے عروج کے دنوں میں رومی فوج مختلف علاقوں میں گئی تو اس کے ساتھ لاطینی زبان بھی یورپ کے مختلف حصوں میں پہنچنا شروع ہوئی۔ ایک اہم وجہ یہ تھی کہ رومی تہذیب نے دنیا کو آرٹ اور فن تعمیر سے روشناس کرایا تھا اور اس فن کے ساتھ لاطینی زبان کے الفاظ اور اصطلاحات بھی دنیا کے مختلف کونوں میں پہنچ گئے۔ لاطینی کا مقامی زبانوں کے ساتھ انٹریکشن بڑھا اور بہت ساری دیگر زبانوں کے الفاظ بھی لاطینی کا حصہ بن گئے۔[3] اس امتزاج سے قرون وسطیٰ میں یورپ کی کئی دیگر زبانوں نے جنم لیا جن میں فرانسیسی اور پرتگالی وغیرہ شامل ہیں۔ لاطینی ایک عرصے تک یورپ کی سب سے اہم اور بعض ممالک کی سرکاری زبان رہی۔ قرون وسطیٰ میں عربوں کے جن علوم کو ٹرانسلیٹ کیا گیا ابتداء میں وہ ہسپانوی اور لاطینی میں ہی ٹرانسلیٹ ہوئے تھے بعد میں انہیں فرانسیسی، انگریزی اور دیگر زبانوں میں کنورٹ کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی سائنس اور فلسفے کی پچاس فیصد اصطلاحات لاطینی زبان میں ہیں۔

اٹھارویں صدی میں پہلے فرانسیسی اور انیسویں صدی میں انگریزی نے لاطینی کی جگہ لے لی۔ آج لاطینی چند یونیورسٹیوں کے چند ڈیپارٹمنٹس تک محدود ہے اور ان ڈیپارٹمنٹس میں بھی صرف مذہبی رجحان رکھنے والے طلباء ہی داخلہ لیتے ہیں۔ مذہبی حوالے سے لاطینی کی اہمیت آج بھی مسلم ہے اور یہ رومن کیتھولک چرچ کی آفیشل زبان ہے۔[4]

لاطینی زبان عہد بعہد

ابتدائی عہد (240 سے 100 قبل مسیح تک): اس عہد میں لاطینی زبان چھوٹے چھوٹے قبائل میں بولی جاتی تھی اور یہ قبائل اٹلی کے دریائے ٹبر کے ارد گرد آباد تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب رومن ایمپائر اپنے عروج پر تھی اور رومن ایمپائر کے عروج کے ساتھ لاطینی زبان بھی پوری رومی سلطنت میں پھیل چکی تھی۔

دور عروج (200 سے 600 عیسوی) : 200 عیسوی سے 600 عیسوی کے دوران لاطینی زبان اپنے عروج کو پہنچ چکی تھی۔ رومی سلطنت کے عروج کی وجہ سے لاطینی کو بھی عروج ملا تھا اور یہ دور لاطینی کی گرائمر، ذخیرہ الفاظ اور تلفظ کی ادائیگی کے عروج کا دور تھا۔

وسطی عہد (600 سے 1300 عیسوی)

یہ عہد بھی لاطینی کے عروج کا عہد تھا۔ اس زمانے میں لاطینی زبان یورپ کے کئی ممالک کی سرکاری زبان بن چکی تھی۔ اسی عہد میں عربی علوم و فنون کو لاطینی میں ٹرانسلیٹ کرنے کا کام شروع ہوا۔ مقامی زبانوں کے ساتھ انٹریکشن کی وجہ سے لاطینی نے مقامی زبانوں کے بہت سے الفاظ مستعار لیئے۔[5]

جدید عہد (1600 سے 1900 عیسوی): اس عہد میں لاطینی زبان کی اہمیت کم ہونا شروع ہوئی۔ پہلے فرانسیسی اور بعد میں انگلش نے اس کی جگہ لے لی۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ فرانسیسی، پرتگالی اور ہسپانوی زبانوں کا ماخذ لاطینی زبان ہی تھی۔

موجودہ عہد (1900 سے تاحال: موجودہ عہد میں لاطینی زبان رسمی طور پر اپنا وجود کھو چکی ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ اس زبان میں ٹرانسلیٹ ہونے والا علمی ذخیرہ آج انگریزی زبان میں محفوظ و موجود ہے۔ آج بھی سائنسی و فنی اصطلاحات سمجھنے کے لیے لاطینی اور یونانی زبانوں کا سہارا لیا جاتا ہے۔ مزید یہ کہ آج بھی کیتھولک چرچ کی آفیشل زبان لاطینی ہی ہے۔ [6]

لاطینی زبان پر عربی کے اثرات (Arabic influence on Latin language): اسلامی تہذیب کے ابتدائی عہد میں تمام یونانی علوم جو سنسکرت، فارسی اور یونانی زبانوں میں محفوظ تھے عربی میں ٹرانسلیٹ ہو چکے تھے۔ جب اہل یورپ کا اسلامی تہذیب سے انٹر یکشن ہوا اور انہیں اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے سنسکرت اور یونانی جیسی متروک زبانوں کی بجائے عربی سیکھنی شروع کر دی۔ یورپ کے مختلف علاقوں میں عربی سکھانے کے لیے ادارے قائم ہوئے جہاں انہیں عربی سکھائی جاتی تھی۔ [7]

عربی لاطینی روابط کی باقاعدہ شروعات نوویں صدی عیسوی میں ہوئیں۔ یہ عہد لاطینی کے عروج کا عہد تھا۔ سسلی اور اٹلی کے راستے سے اسلامی علوم وفنون یورپ پہنچے تو اہل یورپ نے تراجم نگاری کا سلسلہ شروع کیا۔ انگریزی اور فرانسیسی زبانیں ابھی انگڑائی لے رہی تھیں کسی اور زبان میں یہ وسعت نہیں تھی کہ وہ ان علوم وفنون کو اپنے دامن میں جگہ دے۔ لہذا تراجم نگاری کا یہ سلسلہ سب سے پہلے لاطینی میں شروع ہوا۔ عربی کی سب سے پہلی کتاب جو لاطینی میں ٹرانسلیٹ ہوئی وہ فلکیات کی کتاب تھی۔ مترجمین نے پہلے آسان مباحث جن میں اسطرلاب اور ہندسوں وغیر پر مشتمل کتب تھی ان کو ٹرانسلیٹ کیا۔ [8]

تراجم نگاری کا یہ سلسلہ اٹلی اور سسلی سے اس لیے شروع ہوا کہ ان دونوں ملکوں میں اسلامی تہذیب بہت پہلے پہنچ چکی تھی اور اٹلی اور سسلی اسلامی علوم وفنون کی آماجگاہ بن چکے تھے۔ بعد میں تراجم نگاری کا یہ سلسلہ پورے یورپ میں پھیل گیا۔ بادشاہوں نے تراجم نگاری کے لیے باقاعدہ ادارے قائم کیے۔ انہی میں سے ایک ادارہ بحر اسود کے کنارے توطر ابزون میں قائم کیا گیا تھا۔ ایک ادارہ قسطنطنیہ میں قائم ہوا۔ جیسے ہی مسلم مفکرین اور دانشوروں کی طرف سے کوئی کتاب یا تحقیق سامنے آتی ان اداروں کے مترجمین انہیں لاطینی میں ٹرانسلیٹ کر دیتے۔ بعد ازاں اس لاطینی ترجمے کو یورپ کے مختلف حصوں میں روانہ کر دیا جاتا۔

لاطینی میں تراجم نگاری کا ایک اہم ریلا بارھویں صدی عیسوی میں شروع ہوا۔ جیرارڈ کرمونی اور قسطنطین افریقی نام کے دو نامور مترجمین نے عربی کی بیسیوں کتب کو لاطینی میں ٹرانسلیٹ کیا۔ تراجم نگاری کا جو کام پہلے قسطنطنیہ، اٹلی اور سسلی میں ہوتا تھا بارھویں صدی میں یہ برطانیہ میں منتقل ہو گیا۔[9]

دورانِ ترجمہ جب ان مترجمین کو کسی علمی اصطلاح یا تصور کو واضح کرنے کے لیے لاطینی کا کوئی مناسب لفظ نہیں ملتا تھا وہ عربی اصطلاح یا لفظ کو من و عن لاطینی میں منتقل کر دیتے تھے۔ اس طرح بہت سی عربی اصطلاحات اور الفاظ لاطینی کا حصہ بن گئے۔ بعد میں لاطینی سے فرانسیسی، انگریزی اور پرتگالی زبانیں متاثر ہوئیں تو عربی کی یہ اصطلاحات ان زبانوں میں بھی در آئے اور یورپی تہذیب و ثقافت کا مستقل حصہ بن گئے۔

اہل یورپ نے تراجم نگاری کے بعد تالیف نگاری کا کام شروع کیا۔ نامور مصنفین نے مختلف علوم و فنون پر مشتمل کتب کو لاطینی زبان میں تالیف کیا۔ تالیف نگاری کا یہ کام دسویں صدی میں شروع ہوا لیکن بعد کی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ ان مصنفین نے سرقہ بازی سے عربی کتب کو اپنی طرف منسوب کر لیا تھا۔ دسویں اور گیارویں صدی میں مختلف علوم و فنون پر مشتمل کتب جن میں کیمیا، طب، موسیقی، فلکیات اور ریاضیات شامل تھے تالیف کی گئیں مگر یہ سب عربی کتب کا چربہ تھیں۔ اس تالیف نگاری میں بھی عربی کے الفاظ اور اصطلاحات کا بے دریغ استعمال کیا گیا۔ مؤلفین نے عرب مصنفین کی تقلید کرتے ہوئے وہی انداز اپنایا اور کئی تراکیب، الفاظ اور اصطلاحات کو من و عن لاطینی میں منتقل کر دیا۔[10]

اس عہد میں تالیف کی گئی لاطینی کتب کی بعد میں تحقیق کی گئی تو معلوم ہوا کہ ان میں کوئی نئی بات نہیں تھی بلکہ عربی کتب سے استفادہ کر کے انہیں اپنی تصنیفات ڈکلیئر کر دیا گیا تھا۔ تالیف نگاری میں سرقہ بازی کی یہ روایت دسویں سے پندرویں صدی تک جاری رہی۔ صرف عربی کتب ہی نہیں بلکہ ان ک شروحات کو بھی لاطینی میں تالیف کیا گیا۔ اس کی ایک سادہ سی مثال یہ ہے کہ اس عہد میں لکھی گئی لاطینی کتب میں بطیموس، جالینوس، سقراط اور ارسطو وغیرہ کا نام بکثرت ملتا ہے اور بعد کی تحقیقات سے یہ بات ثابت ہو چکی تھی کہ اہل یورپ کو ان ناموں سے عربی کتب اور عرب مصنفین نے متعارف کروایا تھا۔[11]

قرونِ وسطیٰ میں یورپ کا تمام علمی، ادبی اور سائنسی سرمایہ لاطینی زبان میں لکھا گیا تھا اور لاطینی نے یہ تمام سرمایہ عربی سے اخذ کیا تھا۔ آج بھی دنیائے علم کی اکثر سائنسی و علمی تعریفات و اصطلاحات لاطینی سے ماخوذ ہیں اور لاطینی عربی کی خوشہ چینی پر مجبور تھی۔ رومن ایمپائر کے زوال سے قرونِ وسطیٰ تک لاطینی یورپ کی علمی و سائنسی زبان رہی اور اسی عہد میں یورپ نے عربی علوم و فنون سے کسب فیض کیا۔ بعد میں لاطینی یورپ کی دیگر زبانوں میں ارتقاء پذیر ہوئی جن میں فرانسیسی، انگلش، پرتگالی، اطالوی اور جرمن زبانیں شامل ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آج بھی ان

زبانوں میں پچاس فیصد الفاظ لاطینی سے ماخوذ ہیں۔ سولہویں صدی میں صرف انگلش زبان میں لاطینی کو بنیاد بنا کر ہزاروں نئے الفاظ وضع کیے گئے۔[12]

اٹھارویں صدی تک لاطینی کسی نہ کسی صورت میں یورپ پڑھی اور پڑھائی جاتی رہی مگر بعد میں دیگر زبانوں نے اس کی جگہ لے لی۔ آج یورپ خصوصاً برطانیہ کے بعض اداروں میں دیگر کلاسیکل زبانوں کے ساتھ لاطینی بھی پڑھائی جارہی ہے۔ یہ کمیونیکیشن کے طور پر نہیں بلکہ اس لیے پڑھائی جارہی ہے تاکہ قدیم علوم وفنون پر مشتمل لاطینی کتب کو جدید زبانوں میں ٹرانسلیٹ کیا جاسکے۔اس لیے اس کے لکھنے اور سننے کی بجائے پڑھنے کی مہارت پر زیادہ فوکس کیا جاتا ہے تاکہ لاطینی میں موجود قدیم وعلوم وفنون کو جدید زبانوں میں ٹرانسلیٹ کیا جاسکے۔[13]

ہسپانوی زبان پر عربی کے اثرات (Arabic influence on Spanish language): اہل عرب نے جزیرنما آئبیریا اور اس سے متصل علاقوں پر تقریباً سات صدیوں تک حکومت کی تھی۔ عربوں نے 711ء میں اسپین میں قدم رکھا اور 1492ء میں ان کی حکومت ہمیشہ کے لیے ختم ہوگئی۔ ان سات صدیوں میں عربوں نے اسپین اور اس سے متصل علاقوں پر اسلامی تہذیب وتمدن کے وہ نقوش چھوڑے جن کے آثار آج بھی ان علاقوں میں موجود ہیں۔ اسپین فتح کرنے کے بعد عربوں نے یہاں علوم وفنون کی آبیاری شروع کی۔ پہلے یورپ کے جو طلباء علوم وفنون کے حصول کے لیے ماوراء النہر کے علاقوں کا رخ کرتے تھے اب وہ اسپین آنے لگے۔

یورپ کے مختلف حصوں سے آنے والے طلباء کی زبانوں پر عربی کے اثرات ایک بدیہی امر تھا لیکن اس کے ساتھ خود ہسپانی زبان پر عربی نے بہت اثرات مرتب کیے۔ ہسپانوی زبان کے ایسے تمام الفاظ جن کے شروع میں الف لام کی آواز آتی ہے ان کے عربی الاصل ہونے کی دلیل ہے ۔ بعینہ جن الفاظ کے شروع میں بنی اور وادی کی آواز آتی ہے وہ بھی عربی الاصل ہیں۔ اسپین کا ہمسایہ ہونے کی وجہ سے پرتگالی زبان بھی عربی سے بہت متاثر ہوئی۔ پرتگالی زبان اپنے الفاظ اور تعبیر کے حوالے سے عربی کے زیادہ قریب ہے۔ آج بھی پرتگالی میں عربی کے تقریباً تین ہزار الفاظ مستعمل ہیں۔[14]۔

عربی زبان کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ یہ جہاں بھی گئی اس نے وہاں شعر گوئی کے مزاج کو فروغ دیا۔ عربی کے سینکڑوں ہزاروں اشعار دیگر زبانوں میں منتقل ہوئے۔ اندلس کا پہلا عرب حکمران عبد الرحمان الداخل خود اچھا شاعر تھا اور اس کے بعد آنے والے خلفاء بھی شعری مذاق کے حامل تھے۔ اکثر عرب بادشاہوں نے اپنے درباروں میں ملک الشعراء مقرر کر رکھے تھے جنہیں بادشاہ سیر وتفریح اور سفر وحضر میں ساتھ رکھتے تھے۔ اشبیلیہ میں شعراء کی تعداد اندلس کے کسی بھی دوسرے شہر سے زیادہ تھی۔ عربی شاعری اور خصوصاً اس کی صنف غزل یورپ کے عیسائیوں کو بہت بھاگئی تھی یہی وجہ تھی کہ اہل یورپ کو عربی شاعری کی طرف متوجہ کرنے میں اہم کردار اسی صنف غزل کا تھا۔[15]

اہل عرب کی یہ خصوصیت تھی کہ وہ جن علاقوں میں بھی گئے انہوں نے وہاں کی تہذیب و تمدن کو ضرور متاثر کیا۔ تہذیب و تمدن کا ایک مظہر زبان ہوا کرتی ہے، ہسپانوی زبان کے ساتھ بھی یہی ہوا کہ انہوں نے عربوں کے آنے کے بعد عربی زبان سیکھنے اور اسے اپنی روز مرہ زبان کے طور پر اپنانے میں ذرہ بھر تردد نہیں کیا۔ اندلس میں بنو امیہ کی حکومت قائم ہونے کے کچھ ہی عرصہ بعد عربی ان کی روز مرہ اور تعلیم و تعلم کی زبان بن چکی تھی اور ان کی اپنی زبانیں کافی حد تک عربی زبان سے متاثر ہو چکی تھیں۔ صرف ایک صدی بعد اہل اندلس اپنی مادری زبانیں بھول چکے تھے اور تقریباً چھ صدیوں تک عربی اندلس اور پرتگال کی اہم زبان کے طور پر یورپ میں موجود رہی۔[16]

عربی زبان کا ہسپانوی اور پرتگالی زبانوں پر اثر اس سے کہیں زیادہ ہے جو بعد میں قرون وسطیٰ میں لاطینی نے فرانسیسی اور انگریزی زبان پر ڈالا تھا۔ ہسپانوی زبان یورپ کی ان زبانوں میں سے ایک ہے جن پر عربی کے اثرات اور صطلاحات سب سے زیادہ پائی جاتی ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ ہسپانوی زبان ہی وہ زبان ہے جس نے عربوں کے علوم و فنون کی دیگر زبانوں میں ٹرانسلیشن میں مڈل مین کا کردار ادا کیا تھا۔ شروع میں جب عربی علوم کو ٹرانسلیٹ کرنے کی مہم شروع ہوئی تو یہ تراجم لاطینی اور ہسپانوی زبان میں ہی ہوئے تھے، بعد میں لاطینی اور ہسپانوی کے توسط سے دیگر زبانوں میں تراجم کا یہ سلسلہ آگے بڑھا۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ عربی نے دیگر یورپی زبانوں پر کوئی اثر نہیں چھوڑا بلکہ عربی زبان کا اثر فرانسیسی، جرمن اور دیگر یورپی زبانوں پر بھی ہوا جن کا ہم آگے تذکرہ کریں گے۔[17]

ایک اندازے کے مطابق ہسپانوی زبان نے عربی سے تقریباً چار ہزار الفاظ مستعار لیے اور یہ زبان و بیان کے مختلف پہلوؤں پر محیط تھے۔ ان میں سے اکثر الفاظ و اصطلاحات سائنسی علوم و فنون پر مشتمل تھے۔ اس کے علاوہ زراعت، صنعت، تعمیرات اور جنگ کے موضوعات پر مشتمل الفاظ بھی شامل تھے۔ یہ الفاظ مختلف اوقات اور مختلف زبانوں کے ذریعے ہسپانوی میں آئے اور مستقل اس کا حصہ بن گئے۔ ہسپانوی زبان کا حصہ بننے والے اکثر عربی الفاظ اسماء پر مشتمل تھے ان میں سے چند الفاظ ہم یہاں پیش کرتے ہیں۔

Gibraltar: یہ لفظ عربی ترکیب جبل الطارق کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔

Madrid: یہ بھی عربی لفظ المجریٰ سے بنا ہے اور موجودہ عہد میں یہ اسپین کا کیپٹل ہے۔

Guadalquivir: یہ عربی ترکیب وادی الکبیر کی بگڑی ہوئی شکل ہے، یہ ایک مشہور دریا تھا جو اشبیلیہ اور قرطبہ کے مابین بہتا تھا۔

یہ وہ چند نام ہیں جو عربی الاصل ہیں اور آج بھی ہسپانوی زبان میں عربی کے تقریباً پندرہ سو الفاظ موجود ہیں لیکن آئندہ کے لیے اسپین کی حکومت کی طرف سے عربی زبان پر نہ صرف پابندی لگا دی گئی ہے بلکہ پہلے سے موجود الفاظ کے استعمال پر بھی پابندی ہے۔[18]

فرانسیسی زبان پر عربی کے اثرات (Arabic influence on French language): تاریخی طور پر فرانس اور عربوں کے تعلقات ہمیشہ تناؤ کا شکار رہے ہیں۔ فرانسس وہ شخص تھا جس نے عرب افواج کو فرانس کی طرف قدم بڑھانے سے روکا تھا۔ اس نے عربوں کو جزیرہ نما آئیبیریا سے نکالنے کے لیے اسپین کے کیتھولک بادشاہوں کی بھی بھرپور مدد کی تھی۔ بعد میں صنعتی انقلاب اور روشن خیالی کے دور میں نپولین بونا پارٹ نے مصر پر تاریخی حملہ کیا اور عرب کے مختلف علاقوں پر قبضہ کر کے انہیں اپنی نو آبادیات میں شامل کر لیا۔ نو آبادیات کا یہ دور بیسویں صدی کے درمیان تک جاری رہا اور دوسری جنگ عظیم کے بعد ان نو آبادیات کو آزادی ملی۔

اہم بات یہ ہے کہ فرانسیسی تہذیب نے اپنی نو آبادیات پر کافی گہرے اثرات مرتب کیے اور اس وجہ سے مصر کا ایک طبقہ فرانسیسی مفکرین اور ان کی فکر و دانش سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ اس طبقے میں عرب کے مفکرین، دانشور اور رائٹر شامل تھے اور یہ لوگ براہ راست انقلاب فرانس سے متاثر ہوئے تھے۔ انہوں نے فرانس سے جمہوریت، سیکولرزم اور مساوات کے اصول سیکھے۔ بعد میں ان میں سے بعض دانشور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے فرانس گئے اور انہوں نے فرانس کی نامور یونیورسٹیوں سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔

عربی اور فرانسیسی روابط کی بہت ساری وجوہات تھیں۔ ایک بڑی وجہ صلیبی جنگیں تھیں کیونکہ عرب علاقوں میں برسرپیکار صلیبیوں کے لیے عربی زبان سیکھنا ایک مجبوری تھی۔ بعد میں جنگوں کے اختتام پر جب یہ لوگ واپس اپنے علاقوں میں گئے تو عربی زبان اور عربی تہذیب و ثقافت بھی اپنے ساتھ لے کر گئے۔ ایک اہم وجہ یہ تھی کہ قرون وسطیٰ میں اسلامی تہذیب یورپ اور دنیا کی ایک غالب تہذیب تھی، غالب تہذیب سے استفادہ مغلوب تہذیبوں کی مجبوری بن جاتا ہے۔ اس لیے صلیبیوں کے لیے عربی زبان سیکھنا صرف انتظامی امور کے لیے ضروری نہیں تھا بلکہ اس دور میں عربی زبان علوم و فنون اور سائنس و ٹیکنالوجی کی بھی زبان تھی۔ بعد میں نشاۃ ثانیہ کے دور میں فرانس اور عربوں میں دوطرفہ تجارت کا تبادلہ ہوا اور اس سے بھی عربی زبان کے بہت سارے الفاظ فرانسیسی کا حصہ بن گئے۔ [19]

ایک وجہ یہ تھی کہ قرون وسطیٰ میں دیگر یورپی زبانوں کی طرح فرانسیسی میں بھی عربی کتب ٹرانسلیٹ ہونا شروع ہوئیں، جہاں مترجمین کو فرانسیسی کا کوئی مناسب لفظ نہیں ملتا تھا وہاں عربی الفاظ و اصطلاحات کو بعینہٖ فرانسیسی میں منتقل کر دیتے تھے۔ علوم و فنون کا وہ راستہ جو طلیطلہ سے شروع ہوا تھا وہ کوہ پرینیز، پراونس اور الپائن کے دروں سے بل کھاتا ہوا لورین، جرمنی اور وسطی یورپ سے ہوتا ہوا انگلستان تک جا پہنچا تھا۔ فرانس میں مارسیلز، طولوز، ناربونے اور مانٹ پلیر عربی فلسفہ کے مرکز بن چکے تھے۔ مغربی فرانس کا کلونی نامہ قصبہ جس کی خانقاہ میں کئی اسپینی راہب مقیم تھے بارھویں صدی میں عربی علوم و فنون کی نشر و اشاعت کا بہت بڑا مرکز بن چکا تھا۔

موجودہ دور میں عربی زبان والفاظ کی فرانسیسی زبان کا حصہ بننے کی ایک بڑی وجہ عرب مہاجرین ہیں جو ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں یورپ اور فرانس کی طرف ہجرت کر گئے ہیں۔ مشہور فرانسیسی مستشرق ہنری لامس کے مطابق آج بھی تقریبا700 الفاظ ایسے ہیں جو عربی الاصل ہیں اور یہ الفاظ اسماء پر مشتمل ہیں۔ فرانسیسی زبان کے افعال اور حروف پر عربی نے کچھ خاص اثرات نہیں چھوڑے۔ ذیل میں ہم فرانسیسی کے چند عربی الاصل الفظ پیش کر رہے ہیں۔

Tuchman: یہ عربی کے لفظ ترجمان سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے ترجمانی کرنے والا۔

To bib: یہ عربی کے لفظ طبیب سے ماخوذ ہے اور ڈاکٹر کو کہتے ہیں۔

Floes: یہ بھی عربی کے لفظ فلوس سے ماخوذ ہے اور عربی میں رقم اور پیسے کو فلوس کہتے ہیں۔

Cafe: یہ عربی لفظ قہوہ سے لیا گیا ہے۔

Sucre: یہ عربی لفظ سکر (شکر) سے لیا گیا ہے۔

Sirop: یہ عربی لفظ شراب سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے کوئی بھی پینے والی شے۔

Orange: (مالٹا) یہ لفظ عربی الاصل نہیں بلکہ فارسی الاصل ہے، یہ فارسی میں نارنج تھا، پھر عربوں کے ذریعے سسلی اور سسلی سے اٹلی اور اٹلی سے فرانس آیا اور فرانسیسی زبان نے اسے اورنج میں بدل دیا۔

ٹیکنالوجی کی دنیا میں ایک لفظ (@) بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ انگلش بولنے والوں کے لیے یہ لفظ زیادہ اہمیت نہ رکھتا ہو کیونکہ ان کے نزدیک یہ لفظ محض انٹرنیٹ کی ایک علامت ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ لفظ ہسپانوی زبان کے ذریعے عربی سے فرانسیسی میں آیا جس کا اصل مطلب ہے "الربع"۔ یہ لفظ تقریبا1972 تک الربع کے معنٰی میں استعمال ہوتا رہا اور اس کے بعد اس کا استعمال متروک ہو گیا شاید اس وجہ سے کہ اس کے بعد سے یہ لفظ انٹرنیٹ کی علامت کے طور پر استعمال ہونا شروع ہو گیا تھا۔

فرانسیسی زبان کے ساتھ عربی کا باہمی اشتراک براہ راست نہیں بلکہ تجارتی روابط اور ہسپانوی اور لاطینی زبانوں کے واسطے سے ہوا تھا اور آج بھی فرانسیسی میں عربی کے چار سو الفاظ مستعمل ہیں مگر آئندہ کے لیے یہ الفاظ زوال کا شکار ہیں۔[20]

اطالوی زبان پر عربی کے اثرا (Arabic influence on Italian language) : اہل عرب اور اٹلی کا تعلق مختلف واسطوں سے رہا ہے ۔اس تعلق کی شروعات شمالی اٹلی سے ہوئیں اور اس کی وجہ یہ تھی کہ شمالی اٹلی تجارتی مرکز ہوا کرتا تھا۔ عربوں کے تجارتی قافلے جب یہاں سے گزرتے تو ان کا پڑاؤ شمالی اٹلی کے شہروں میں ہوا کرتا تھا۔ شمالی اٹلی کی بنسبت جنوبی اٹلی سے عربوں کے تعلق کا آغاز بعد میں دسویں صدی میں

ہوا۔ شمالی اور جنوبی اٹلی میں وارد ہونے سے بہت پہلے عرب تاجر اٹلی سے متصل جزیرے سسلی میں اپنے قدم جما چکے تھے اور ان کا پہلا پڑاو 831ء میں سسلی کے شہر پلرمو میں ہوا تھا اور 902ء تک یہ لوگ پورے جزیرہ سسلی پر قابض ہو چکے تھے۔[21]

تاریخی طور پر سسلی 1268ء تک عربوں کے زیر نگین رہا۔ قرون وسطیٰ کی صلیبی جنگوں کے نتیجے میں جب مسلمانوں اور عیسائیوں کا میل جول ہوا اور اہل یورپ کو مسلمانوں کے علوم وفنون اور ان کی جنگی حکمت عملی کی ہوا لگی تو چارلس دوم نے پوپ کے کہنے پر سسلی پر حملہ کیا۔ یہ حملہ سسلی میں بسنے والے مسلمانوں کے لیے انتہائی نقصان دہ ثابت ہوا اور تقریباً 2 لاکھ مسلمان شہید ہوئے۔ مساجد تباہ کر دی گئیں، خانقاہوں کا نام ونشان مٹا دیا گیا، مدارس جلا دیے گیے اور کتب کو آگ لگا دی گئی۔ چودھویں صدی کے آغاز میں سسلی سے مسلمانوں کا نام ونشان مٹ چکا تھا اور سسلی مکمل طور پر عیسائیوں کے زیر نگین آ چکا تھا۔

اہم بات یہ ہے کہ اہل عرب نے سسلی میں رہتے ہوئے بہت سے نزدیکی جزائر پر قبضہ کر لیا تھا اور ان جزائر پر انہوں نے بہت گہرے اثرات مرتب کیے تھے۔ سسلی کی بہت ساری جگہوں خصوصاً قلعوں، شاہراہوں اور بندر گاہوں کے نام آج بھی عربی زبان کی یاد دلاتے ہیں۔ قلعہ کا لفظ اب ان ناموں کا حصہ بن چکا ہے اور ان میں سے بعض قلعے اب شہر بن چکے ہیں مثلاً قلعه النساء، قلعه فیمی، قلعه الحسن، قلعه البلوط اسی طرح بندر گاہوں کے بہت سارے نام جیسے مرسیٰ علی، مرسی المینا، رمل الموز، رمل السلطانه، وادی الطین، راس القلب، راس الخزیر اور راس القرن وغیرہ یہ سب عربی نام ہیں۔ سسلی کے مشہور شہر پلرمو کی سب سے بڑی سڑک کا نام آج بھی القصر ہے۔[22]

اہل عرب نے سسلی کے شہر پلرمو میں طب کا سب سے پہلا مدرسہ قائم کیا جس کی مثال پورے یورپ میں نہیں ملتی تھی۔ سسلی میں اس درسگاہ کے قیام کے بعد یورپ کے دوسرے شہروں میں اس طرح کے کالج قائم کیے گئے جہاں عربی زبان میں تعلیم دی جاتی تھی۔ پاپاؤں کے فرانس جانے کے بعد اٹلی میں عربی زبان اور علوم وفنون کے لیے فضا سازگار ہوئی۔ 1207ء میں شمالی اٹلی کے مختلف شہروں میں عربی زبان کے لیے ادارے قائم کیے گئے اور شمالی جرمنی میں عربی واحد زبان تھی جو کرنسی، تجارت اور ابلاغ کی زبان سمجھی جاتی تھی۔ اٹلی کی ریاستیں پیسا، وینس جو 15ویں صدی میں آزاد ریاستیں سمجھی جاتی تھیں عربی زبان سے متاثر ہونے والی اہم ریاستیں تھیں اور ان ریاستوں میں عربی ابلاغ اور تجارت کی مضبوط ترین زبان سمجھی جاتی تھی۔[23]

اس دور کے مغربی علماء اور محققین جو یونانی، سنسکرت، فارسی اور دیگر زبانوں میں موجود مختلف علوم وفنون کو لاطینی زبان میں ٹرانسلیٹ کرنا چاہتے تھے عربی زبان ان کے لیے بہترین ذریعہ ہوا کرتی تھی۔ اہل عرب نے ان تمام زبانوں سے منتخب کتب اور علوم وفنون کو پہلے ہی عربی میں ٹرانسلیٹ کر دیا تھا لہذا یہ محققین صرف عربی زبان سیکھتے تھے اور عربی میں ترجمہ کی ہوئی کتب کو اپنی زبانوں میں ٹرانسلیٹ کر دیتے تھے۔

موجودہ اطالوی زبان میں تقریبا تین سو سے زائد الفاظ ایسے ہیں جو عربی الاصل ہیں اور یہ زبان کے مختلف شعبوں مثلا صنعت، زراعت، کوکنگ، ایڈمنسٹریشن اور گھریلو اشیا پر مشتمل ہیں۔اس کے علاوہ کچھ تعداد ریاضی اور فلکیات کی اصطلاحات پر بھی مشتمل ہے۔چند کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

Saia: اٹلی زبان میں نہر کو کہتے ہیں اور یہ عربی کے لفظ ساقیہ سے ماخوذ ہے۔

Zaffaran: یہ عربی کے لفظ زعفران سے ماخوذ ہے۔

Carat: یہ عربی کے لفظ قیراط سے ماخوذ ہے اور ایک پیمانے کا نام ہے۔

Camelot: اونٹ کو کہتے ہیں اور عربی کے لفظ جمل سے ماخوذ ہے۔

Giraffe: لمبی گردن والا ایک جانور اور عربی کے لفظ زرافہ سے ماخوذ ہے۔

Saba to: عربی لفظ سبت سے ماخوذ ہے اور ہفتے کے پہلے دن (ہفتہ) کو کہتے ہیں۔

Alco: عربی لفظ الکحل سے ماخوذ ہے۔

Dogbane: عربی لفظ دیوان سے ماخوذ ہے اور کسٹم آفس کو کہتے ہیں۔

Sceicco: عربی کے لفظ شیخ سے ماخوذ ہے، عربی میں یہ لفظ بوڑھے کے لیے بھی مستعمل ہے اور اسے احترام کے لیے بھی بولا جاتا ہے۔[24]

جرمن زبان پر عربی کے اثرات (Arabic influence on German language): اطالوی زبان کے برعکس جرمن زبان عربی سے براہ راست متاثر نہیں ہوئی اور ماضی میں جرمنوں اور عربوں کے تعلقات بہت محدود تھے۔ جرمنوں کے عیسائیت کی طرف مائل ہونے اور جرمن زائرین کے یروشلم کی زیارت کے واقعات کو اگر ہم ایک طرف رکھ دیں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ جرمنوں کا اہل عرب کے ساتھ تعلق تقریبا ایک ہزار سال پرانا ہے اور یہ تعلق صلیبی جنگوں کے ضمن میں شروع ہوا تھا۔اس تہذیبی تعلق کے باوجود دونوں قوموں کے درمیان لسانی تعلقات بہت کمزور تھے۔[25] جرمنوں نے عربی کے جو الفاظ مستعار لیے وہ براہ راست نہیں تھے بلکہ اس میں لاطینی، فرانسیسی اور ہسپانوی زبانوں نے مڈل مین کا کردار ادا کیا تھا۔ ایک سروے کے مطابق صرف چار اصطلاحات ایسی تھی جو براہ راست عربی سے جرمن میں منتقل ہوئی تھی،وہ اصطلاحات درج ذیل ہیں:

Fakir: یہ عربی لفظ فقیر سے ماخوذ ہے۔

Hashish: یہ عربی لفظ حشیش سے مستعار لیا گیا ہے۔

Scheich: عربی لفظ شیخ سے ماخوذ ہے۔

Sultan: عربی لفظ سلطان سے مستعار لیا گیا ہے۔[26]

اہم بات یہ ہے کہ لاطینی نے عربی تہذیب و ثقافت کو جرمنی میں متعارف کروانے میں اہم کردار ادا کیا تھا کیونکہ قرون وسطیٰ میں لاطینی وہ واحد زبان تھی جو عربی علوم وفنون اور سائنس و فلسفہ کو یورپ منتقل کرنے کا ذریعہ بنی تھی۔ جرمن زبان میں عربی الاصل الفاظ کی کسی خاص تعداد پر تو اتفاق نہیں لیکن ایک ممکنہ جائزے کے مطابق ان الفاظ کی تعداد 342 تک ہے اور ان میں سے بھی جو مستعمل ہیں وہ صرف 200 ہیں۔ چند الفاظ کی مثالیں درج ذیل ہیں:

Papagei: (طوطا) یہ عربی الاصل ہے اور لفظ بغاء سے ماخوذ ہے، یہ لفظ صلیبی جنگوں کے ذریعے فرانسیسی میں آیا اور فرانسیسی سے جرمنی میں آگیا۔

Sucker: (شکر) یہ اصل میں سنسکرت زبان کا لفظ ہے، سنسکرت سے عربی میں آیا، عربی سے سسلی، سسلی سے اطالوی اور اطالوی سے جرمنی میں آگیا۔ ماضی میں جرمن اور عربوں کا کوئی خاص تعلق نہیں تھا لیکن آئندہ کے لیے کہا جاسکتا ہے کہ ان دونوں ملکوں کے باشندے اور ان کی زبانیں باہم نزدیک ہو جائیں گی کیونکہ جرمنی یورپی یونین کا اہم اتحادی ہے اور یورپی یونین مڈل ایسٹ کا ہمسایہ ہے۔ سو کہا جاسکتا ہے کہ آنے والے دنوں میں دونوں اقوام اور ان کی زبانیں باہم نزدیک آجائیں گی۔[27]

خلاصہ بحث: آج انگریزی زبان دنیا میں علوم فنون کی زبان سمجھی جاتی ہے لیکن انگریزی کی یہ حیثیت ہمیشہ سے نہیں چلی آرہی بلکہ اس کو یہ حیثیت چند صدیاں قبل حاصل ہوئی ہے۔ اس سے قبل قرون وسطیٰ میں یہ حیثیت لاطینی کو حاصل تھی۔ کچھ عرصہ یہ حیثیت فرانسیسی کو بھی حاصل رہی۔ اصل بات یہ ہے کہ انگریزی ہو، لاطینی یا فرانسیسی یہ تینوں زبانیں عربی کی خوشہ چین رہی ہیں۔ سب سے پہلے لاطینی نے عربی علوم وفنون کو اپنے دامن میں سمیٹنا شروع کیا۔ دسویں صدی عیسوی میں جب تراجم نگاری کا سلسلہ شروع ہوا تو سب سے پہلے لاطینی میں عربی علوم و فنون کو ٹرانسلیٹ کیا گیا۔ لاطینی بعد میں فرانسیسی، انگریزی اور دیگر یورپی زبانوں میں ارتقاء پذیر ہوئی اور اس طرح عربی علوم وفنون کے بہت سارے الفاظ و اصطلاحات ان زبانوں میں منتقل ہوگئے۔ عربی زبان براہ راست بھی دیگر یورپی زبانوں پر اثرانداز ہوئی۔ اس آرٹیکل میں ہم نے عربی کے جن یورپی زبانوں پر اثرات کا جائزہ لیا ہے ان میں لاطینی، فرانسیسی، ہسپانوی، اطالوی اور جرمن زبانیں شامل ہیں۔ عربی ان سب یورپی زبانوں پر براہ راست اثرانداز ہوئی اور عربی کے بہت ساری الفاظ واصلاحات مستقل ان زبانوں کا حصہ بن گئے۔ آج بھی ان زبانوں میں عربی الاصل الفاظ و اصطلاحات کی ایک کثیر تعداد موجود ہے جنہیں عرب اور یورپی محققین نے واضح کیا ہے، آرٹیکل کے آخر میں ہم نے ان یورپی اور عرب محققین کے کام کا حوالہ دے دیا ہے۔ موضوع سے دلچسپی رکھنے والے اہل علم ان حوالہ جات سے استفادہ کرسکتے ہیں۔

حواشی وحوالہ جات:

---

[1] Orbilat.com
https://www.orbilat.com/Languages/Latin/Latin.html Accessed on November 26, 2022
2Orbilat.com
https://www.orbilat.com/Languages/Latin/Latin.html Accessed on November 25, 2022

3 مظفر ولی خان، محاضرات فی الفرق والادیان (کراچی: مکتبہ فاروقیہ، 2007)، 335

Almuẓaffar Wali Kẖān ‹*Muḥāḍrāt fi ālfirq wl ādiān* (Karachi: Maktba Fāroqia,2007), 335

4 محمد بن عمر، اردو میں یونانی اور لاطینی الفاظ (حیدر آباد: جامعہ عثمانیہ، 1940)، 20

Muhammad bin Umar, *Urdu m Yonāni āur Laṭini ālfāẓ* (Hadrā◌̈bād: Jamia Uṯmānia, 1940), 20

5Orbilat.com
https://*www.orbilat.com*/Languages/Latin/Latin.html Accessed on November 26, 2022
6Orbilat.com
https://*www.orbilat.com*/Languages/Latin/Latin.html Accessed on November 27, 2022

7 محمد بن عمر، اردو میں یونانی اور لاطینی الفاظ، 20

Muhammad bin Umar, *Urdu m Yonāni āur Laṭini* ālfāẓ,20

8 محمد بن عمر، اردو میں یونانی اور لاطینی الفاظ، 22

Muhammad bin Umar, *Urdu m Yonāni āur Laṭini ālfāẓ*,22

9 برق، غلام جیلانی، یورپ پر اسلام کے احسانات (لاہور: الفیصل، 2004ء)، 128

Barq, Gulām Gelāni*, Europe pr Islam K Aḥsānāt* (Lahore: Alfaisal, 2010), 128

10 فواد سیزگین، تاریخ التراث العربی (سعودی عرب: وزارت التعلیم المملکۃ السعودیہ، 2008ء)، 6/334

Fwād sizgin ‹*Tāriẖkh āltrātul AlrbIi* (Saudi Arab: wzārt āl talim ālmmluk ālsaudia, 2008‹), 6/334

11 فواد سیزگین، تاریخ التراث العربی، 6/334

Fwād sizgin ‹*Tāriẖkh āltrātul AlrbIi*, 6/334

12 Muhammad Salah, *Latin in the world languages* (Riaz: king Abdul Aziz center for world culture,2010),43

13 محمد بن عمر، اردو میں یونانی اور لاطینی الفاظ، 61

Muhammad bin Umar, *Urdu m Yonāni āur Laṭini ālfāẓ*, ‹61

14Muhammad Salah, *Latin in the world languages*, 48

15 محمد زکریا ورک، مسلمانوں کے سائنسی کارنامے (علی گڑھ: مرکز فروغ سائنس،2004)،209

Muhammad Zākria , *Musalmāno k sciency karname*, (Ali Ghar: markz froġ –e-science, 2004), 209

16 منشی خلیل الرحمان، اخبار الاندلس (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س ن)،37

Munšẖi Khlil ur reḥmān, *Al Akẖbār ālāndls* (Lahore: maktba reḥmānia), 37

17 راغب لطباخ، تاریخ افکار وعلوم اسلامی، اردو ترجمہ (لاہور: مجلس ترقی ادب لاہور،2016)،87

Rāġhib Alṭhān ،*Tārikẖ wa āfkār Ulom-e- Islāmi* (lāhore: maǧlis trqi psānd 2016), 87
18 Muhammad Salah, *Latin in the world languages*, 66
19 Mazhar, M. *Arabic the source of all languages* (Lahore. Sunrise art printers,2007),89
20 Mazhar, M. *Arabic the source of all languages*,101

21 ندوی، ریاست علی، تاریخ صقلیہ (لکھنؤ: مجلس تحقیقات ونشریات اسلام،2003ء)،173

Nadvi, Riāsat Ali, *Tārikẖ ṣeqlia* (Lakhnow: mǧlis teḥqiqāt wa našhriāt Islam, 2003), 173

22 ندوی، تاریخ صقلیہ،173

Nadvi, Riāsat Ali, *Tārikẖ ṣeqlia*, 173

23 ندوی، تاریخ صقلیہ،174

Nadvi, *Tārikẖ ṣeqlia*, 174
24 Taylor, W. *Arabic words in English* (London: Oxford press, 2010),110
25 Taylor, W. *Arabic words in English* ,143
26 Stanwood Cobb, *Islam's Contribution to World Culture* (London: oxford press,2014),78
27 Muhammad Salah, *German in the world languages*, 82

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.